(والد ماجد مولانا عتیق الرحمٰن عثمانی) کے خلیفۂ مجاز اور ایک بلند پایہ صوفی اور عارف باللہ تھے۔ ان کے صاحبزادے تھے۔ ۳۷ء سے پاکستان جانے تک قاری اور مترجم کی حیثیت سے آل انڈیا ریڈیو سے برابر وابستہ رہے اور بہت مقبول تھے۔ ترکِ وطن کے بعد حیدرآباد سندھ میں ناظم تعلیمات اسلامی کی حیثیت سے برسوں کام کیا۔ دو تین سال سے بعض خانگی حوادث کے باعث خانہ نشین ہو گئے تھے۔ انتقال کے وقت ۷۲-۷۳ برس کی عمر ہوگی۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ۔

افسوس ہے گذشتہ ماہ جناب روش صدیقی بھی رہگزائے عالم جاودانی ہو گئے۔ مرحوم بلند پایہ اور صاحبِ فن شاعر تھے۔ ان کی شہرت کا آغاز رومانی نظموں سے ہوا جو اس زمانہ کے مشہور ادبی رسائل میں بڑے اہتمام سے چھپتی تھیں اور جنہیں وہ اپنی خاص پرجوش آواز میں لہرا لہرا کے پڑھتے تھے۔ بعد میں ان کی شاعری حکمت و فلسفہ اور انسانی و وطنی مسائل و آلام کی ترجمان بن گئی لیکن ان کا کلام ہمیشہ صاف اور رقیق ہوتا تھا اور الفاظ اور تراکیب پرشکوہ و باوقار۔ طبیعت میں روانی اور جدت پسندی بلا کی تھی۔ اخلاقی اعتبار سے بڑے باوضع، ملنسار، اور مذہبی حیثیت سے صوم و صلوٰۃ کیا اوراد و وظائف تک کے پابند تھے۔ انتقال سے چھ سات روز پہلے (۱۴ جنوری کو) شام کے وقت نئی دہلی کے ریلوے اسٹیشن پر اچانک ملاقات ہو گئی تو حسبِ معمول بڑے تپاک سے ملے اور معانقہ کیا۔ کافی ہشاش بشاش اور مگن تھے۔ اس وقت اس کا وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ اس عالم آب و گل میں وہ بس اب چند روز کے اور مہمان ہیں اور ان سے یہ آخری دید و شنید ہے۔ شاہجہانپور کے ایک مشاعرے میں گئے تھے وہیں دل کا دورہ ہوا اور جاں بحق ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبر ٹھنڈی رکھے اور ان کے پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔